السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جیکب آباد سے عبدالغفار سوال کرتے ہیں کہ مستورات کا مسجد میں اعتکاف کرنا شرعاً کیسا ہے؟ محرم کے بغیر عورت اکیلی سفر نہیں کر سکتی تو مسجد میں دس یوم تک اعتکاف اکیلی کیسے کر سکتی ہے؟ اگر کر سکتی ہے تو اس کے لیے کیا لوازم ہیں نیز کیا نابالغ بچی اعتکاف کر سکتی ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ دنیاوی علائق سے الگ تھلگ ہو کر تقرب الٰہی کی نیت سے کچھ وقت مسجد میں قیام کرنے کو شرعاً اعتکاف کہا جاتا ہے اس بنا پر اگر اگر تقرب الٰہی کی نیت تو ہے لیکن مسجد میں قیام نہیں ہے تو ان دونوں صورتوں کو شرعی اعتکاف نہیں کہا جائے گا مسجد کی شرط اس لیے ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور جب تم مساجد میں اعتکاف بیٹھے ہو تو ان (بیویوں) سے مباشرت نہ کرو۔ (2/البقرة : 187)

آیت کریمہ میں مساجد کا بطور خاص ذکر اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد کا ہونا ضروری نہیں ہے اس بنا پر عرتوں کا گھروں میں اعتکاف کرنا صحیح نہیں ہے بلکہ انہیں بھی اعتکاف مسجد میں بیٹھنا چاہیے البتہ انہیں مندرجہ ذیل شرائط کو ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا۔ عورت کے لیے مردوں سے بایں طور پر الگ انتظام ہو کہ مردوں کے ساتھ اختلاط کا قطعاً کوئی امکان باقی نہ رہے کیونکہ اختلاط کو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں کیا ہے۔ خاوند سے اعتکاف بیٹھنے کی اجازت حاصل کی جائے بصورت دیگر اعتکاف صحیح نہیں ہوگا۔، بحالت اعتکاف مخصوص ایام کے آجانے کا بھی اندیشہ نہ ہو۔ کسی قسم کے فتنہ وفساد کا خطرہ بھی نہ ہو خورد نوش اور دیگر لوازم کا باقاعدہ انتظام ہو تاکہ باہر جانے کی ضرورت نہ پڑے اگر یہ شرائط پوری نہ ہوں تو عورتوں کے لیے اعتکاف سے اجتناب زیادہ بہتر ہے ایسے حالات میں گھر کے کسی گوشہ میں شوق عبادت پورا کر لینا چاہیے لیکن اسے شرعی اعتکاف نہیں کہا جائے گا اور نہ ہی اعتکاف کی پابندیاں اس پر عائد ہوں گی بعض حضرات کی طرف سے عورتوں کے لیے اعتکاف کو غیر مشروع کہا جا رہا ہے لیکن اس کی کوئی دلیل پیش نہیں کی جاتی چونکہ ازواج مطہرات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اعتکاف کرنا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ (صحیح بخاری)

اس لیے شرائط بالا کو ملحوظ رکھتے ہوئے عورت مسجد میں اعتکاف کر سکتی ہے صورت مسئولہ میں جو حدیث اس کے عدم جواز پر پیش کی گئی ہے وہ سفر سے تعلق رکھتی ہے اس کا اعتکاف سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نابالغ بچی شرعی احکام کی پابند نہیں ہے اس لیے اعتکاف جیسی پاکیزہ اور مقدس عبادت کو بازیچہ اطفال نہیں بنانا چاہیے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد:1 صفحہ:222**